ہوسکتی ہے۔ اس طرح کہ اگر سانس بلندی کی طرف چلے تو وہ آتشی ہے۔ اگر پھیل کر چلے اور چار انگل سے زائد نہ ہو تو وہ بادی ہے اور اگر نشیب کیطرف چلے اور بارہ انگل تک اس کی رفتار ہو وہ خاکی ہے۔ اور اگر رفتار نتھنے کے برابر ہو نہ اوپر کو محسوس ہو نہ نیچے کو نہ دائیں بائیں اور آٹھ انگل سے زیادہ اسکی رفتار نہ ہو تو وہ اکاسی ہے۔

بعض نے قیاس کی بنا پر سانسوں کی انواع کی شناخت کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ حالت آرام میں خاکی اور خواہش لذات اور سردی میں آبی۔ اور غیظ و غضب کے عالم میں اور جب کہ کسی نیک ارادہ پر بدی غالب ہو آتشی۔ اور کرب و اضطراب اور بے آرامی میں بادی۔ اور طاعت و عبادت کے غلبہ شوق اور دوسری باتوں سے دماغ کے معطل ہونے کے وقت میں سانس کو اکاسی[1] سمجھنا چاہیئے۔

بادی۔ آبی۔ آتشی۔ خاکی۔ اکاسی۔ سانس کی پہچان کے لئے حکماء نے یہ طریقہ بھی مقرر کیا ہے کہ اتوار کے روز اپنے ایک انگل کے موافق اور پیر سے ہفتہ کے دن تک سات انگل کے برابر کوئی سیدھی لکڑی لیکر ہموار زمین پر گاڑ دی جائے اور اسکے سایہ کو انگلیوں سے ناپ لیں جسقدر ہو اس پر بارہ کا اضافہ کر کے مجموعہ کو پانچ پر تقسیم کر دیں۔ اگر کچھ باقی نہ رہے تو سانس اکاسی سمجھیں اور ایک رہے تو بادی اور دو رہیں تو آتشی اور تین رہیں تو آبی اور چار رہیں تو خاکی جانیں اس کے پہچاننے کے لئے تجربہ کرنے والوں نے

---

[1] اکاس فضا اور وہ خلا جو درمیان آسمان زمین کے ہے حکماء ہند کے نزدیک پانچواں عنصر ہے ۱۲

UNIVERSITÄTS-BIBLIOTHEK HEIDELBERG
http://digi.ub.uni-heidelberg.de/diglit/abdalbari1940/0029
© Universitätsbibliothek Heidelberg
gefördert durch die DFG